4 اسلامی بینکاری

اسلامی بینکاری کے اثاثوں میں نمو بینکاری شعبے کی مجموعی نمو سے تجاوز کر چکی ہے کیونکہ مالی سال 15 میں اسلامی بینکاری کا حصہ 11.4 فیصد ہو گیا ہے جو اسلامی بینکاری صنعت کے 5 سالہ تزویراتی منصوبے (18-2014ء) کے مطابق ہے۔ روایتی بینکاری صنعت کے رجحان کے برعکس مالکاری سرگرمیوں کے لیے فنڈز کا بہاؤ سرمایہ کاریوں سے بڑھ گیا ہے۔ تقلیل مشارکہ اور مرابحہ کی وجہ سے مالکاری کے ایک بڑے حصے میں وسعت آئی ہے۔ اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریوں میں تھوڑی بہتری دیکھی گئی ہے؛ جبکہ غیر فعال مالکاری میں کچھ اضافہ ہوا۔ چونکہ اسلامی بینکاری صنعت توسیعی مرحلے میں ہے اس لیے اسلامی بینکاری اداروں کی عملی لاگت زیادہ ہونے کی وجہ سے آمدنی کی کارکردگی معتدل رہی۔ کچھ اسلامی بینک اپنی سرمایہ جاتی اساس بنانے کے عمل سے گزر رہے ہیں اس لیے کفایت سرمایہ کے اظہاریے روایتی بینکاری صنعت سے کم رہے۔

اسلامی بینکاری عالمی اور ملکی دونوں سطح پر ترقی کر رہی ہے---

عالمی اسلامی مالی خدمات کی صنعت 2015 میں 1.88 ٹریلین امریکی ڈالر کی مجموعی قدر تک پہنچ چکی ہے جبکہ اسے کئی ایک معاشی دشواریوں کا سامنا بھی رہا جیسے، توانائی کی طویل مدت سے پست قیمتیں، معاشی نمو میں تخفیف کا رجحان، جغرافیائی سیاسی اختلافات، شرح مبادلہ میں کمی، اور ابھرتی ہوئی مارکیٹوں میں اثاثوں کی فروخت میں تیزی۔[122] اسلامی مالی خدمات کی صنعت کے اثاثوں میں اسلامی بینکاری اثاثوں کا حصہ تقریباً 80 فیصد ہے۔

پاکستان میں اسلامی بینکاری صنعت میں نمو کا رجحان 15ء میں بھی جاری رہا (**جدول 4.1**)۔

ترقی پر ضوابطی توجہ کے ساتھ ساتھ ملک میں سازگار معاشی ماحول کے باوجود درج ذیل دوسرے عوامل نے بھی اسلامی بینکاری شعبے کی ترقی میں حصہ لیا ہے۔

- اسلامی بینکاری اداروں کی برانچوں کی تعداد میں اضافہ[123]
- اولین اسلامی بینکاری ذیلی ادارے کا قیام
- دو روایتی بینکوں کا ایک اسلامی بینک میں انضمام
- برانچ لیس بینکاری سمیت ورچوئل بینکاری خدمات میں توسیع

اسلامی بینکاری اداروں کے ذخائر 1.6 ٹریلین پاکستانی روپے ہیں جو کہ اس صنعت کے اثاثہ جات کا 11.4 فیصد ہے (جوم س 13ء میں 9.6 فیصد تھا)۔ اسلامی بینکاری

جدول 4.1

اسلامی بینکاری کی کارکردگی

	اسلامی بینکاری ادارے				روایتی بینک
	2012ء	2013ء	2014ء	2015ء	2015ء
	ارب روپے				
مجموعی اثاثے	837	1,014	1,259	1,610	12,533
سرمایہ کاری (خالص)	394	394	357	432	6,449
مالکاری (خالص)	231	315	409	645	4,171
امانتیں	706	868	1,070	1,375	9,015
	فیصد (سال بسال)				
مجموعی اثاثے	30.5	21.2	24.2	27.9	15.5
سرمایہ کاری (خالص)	43.8	(0.0)	(9.5)	21.1	30.2
مالکاری (خالص)	15.5	36.2	29.7	57.9	3.3
امانتیں	35.6	22.8	23.3	28.5	10.5

ماخذ: شعبہ مالی استحکام، اسٹیٹ بینک

اداروں کی (سال بسال) اثاثہ جاتی نمو کی شرح م س 15ء میں 27.9 فیصد رہی جس

---

[122] آئی ایف ایس بی، "اسلامی مالیاتی خدماتی صنعت کے استحکام کی رپورٹ"، 2016ء رپورٹ کے مطابق بینکاری اثاثے 1496.5 ارب ڈالر، صکوک واجبات 290.6 ارب ڈالر، اسلامی فنڈز کے اثاثے 71.3 ارب ڈالر اور تکافل کا حصہ 23.2 ارب ڈالر رہا۔ مزید تفصیل کے لیے آئی ایف ایس بی رپورٹ کے صفحہ 7 پر جدول 1.1.1 اور اس کا توضیحی نوٹ ملاحظہ کیجیے۔

[123] پاکستان میں اسلامی بینکاری خدمات کی فراہمی کے طریقے یہ ہیں: مکمل اسلامی بینک، کسی کمرشل بینک کے اسلامی بینکاری کے ذیلی ادارے (جو عملاً ایک مکمل اسلامی بینک ہیں) اور روایتی بینکوں کی مخصوص اسلامی بینکاری برانچیں۔ ان سب کو بحیثیت مجموعی اسلامی بینکاری ادارے کہا جاتا ہے۔ آج کل 22 اسلامی بینکاری ادارے بشمول 6 اسلامی بینک (جن کی 1028 برانچیں ہیں) اور 16 اسلامی بینکاری برانچیں رکھنے والے عام بینک شریعت پر مبنی مختلف مصنوعات اور خدمات پیش کر رہے ہیں۔

نے روایتی بینکاری صنعت کی شرح نمو 15.85 فیصد سے تجاوز کیا۔ اثاثوں کی اس نمو میں اہم شراکت کار (زیادہ تر صکوک میں) مالکاریاں اور سرمایہ کاریاں رہیں۔ رسائی کے حوالے سے دیکھا جائے تو اسلامی بینکاری اداروں کے برانچ نیٹ ورک میں 501 نئی برانچوں کا اضافہ ہوا ہے۔ م س 15ء میں برانچ نیٹ ورک بڑھ کر 2075 برانچز ہو گیا ہے جبکہ م س 14ء میں 1574 برانچز تھیں (**شکل 4.1**)۔

اسلامی بینکاری صنعت کی یہ نمو، خاص طور بینکاری صنعت میں اس کا حصہ، اسٹیٹ

شکل 4.1 : اسلامی بینکاری حصے اور نیٹ ورک میں نمو جاری ہے

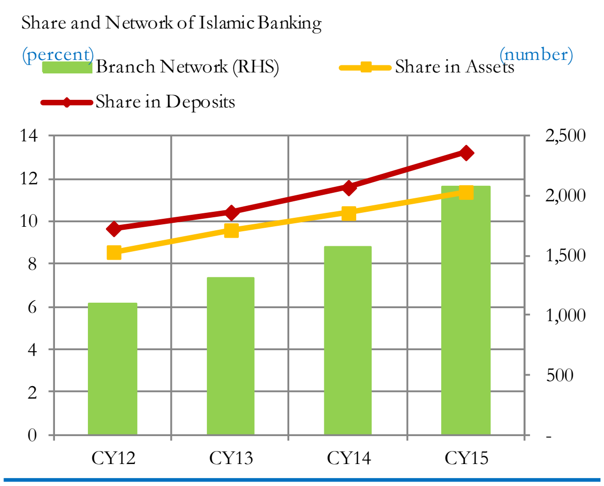

Source: FSD, SBP and IBD, SBP

بینک پاکستان کے اسلامی بینکاری صنعت کے لیے بنائے گئے پانچ سالہ تزویراتی منصوبے (2014ء-2018ء) کے مطابق ہے جس کا ہدف یہ ہے کہ دیگر امور کے ساتھ ساتھ 2018ء کے اختتام تک کل بینکاری صنعت میں اسلامی بینکاری صنعت 15 فیصد حصے کی حامل ہو جائے۔

اسلامی بینکاری اداروں کی مالکاری نمو اس صنعت سے تجاوز کر رہی ہے ---

اسلامی بینکاری اداروں کی مالکاری نمو 57.9 فیصد ہے جبکہ روایتی بینکاری صنعت کی مالکاری نمو م س 15ء میں 8.3 فیصد رہی، یہ صورت حال 2015ء کی خاص بات ہے۔ مالکاری میں عام اضافے کے علاوہ اس تیز رفتار اضافے کی وجہ مختلف عوامل کو قرار دیا جا سکتا ہے جن میں دو روایتی بینکوں کا اسلامی بینک میں انضمام بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ جن بینکوں میں اسلامی بینکاری برانچیں تھیں ان کو ہدایت کی گئی کہ وہ اسلامی مالکاری اور اس سے متعلقہ اثاثے ”پیشگی“ کے سرنامے کے تحت اپنی مالی دستاویزات میں ظاہر کریں،[124] اسٹیٹ بینک پاکستان کی ان ہدایات کے نتیجے میں مالکاری کو مزید کچھ تقویت حاصل ہوئی۔

نجی شعبہ اسلامی بینکاری اداروں کی مالکاری سے سب سے زیادہ استفادہ کرتا ہے---

نجی شعبہ 88 فیصد کے غالب حصے کے ساتھ فنڈز سے سب سے زیادہ استفادہ کر رہا ہے جن میں ٹیکسٹائلز، کیمیکلز، دوا سازی، چینی اور اجناس کی خریداری کا بڑا حصہ ہے۔ باقی ماندہ 12 فیصد مالکاری زیادہ تر سرکاری شعبے، اجناس کی خریداری اور توانائی کی پیداوار و ترسیل کے شعبوں نے حاصل کی۔

تقلیل مشارکہ کو مالکاری کے طریقوں پر بالادستی حاصل ہے---

م س 15ء کے دوران اسلامی بینکاری اداروں کی مجموعی مالکاری میں تقلیل مشارکہ کا حصہ 31.7 فیصد ہے جو مالکاری کے کسی دوسرے طریقے کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے، جبکہ مرابحہ کے تحت ہونے والی مالکاری کا حصہ 24.5 فیصد ہے (**جدول 4.2**)۔ اسلامی بینکاری اداروں کی جزدانی مالکاری میں اجارہ، سلم اور استصنا کا مشترکہ حصہ تقریباً 20.5 فیصد ہے جبکہ مشارکہ اور مضاربہ کل مالکاری کا 14 فیصد ہیں۔

اگرچہ مشارکہ مالکاری میں 97.9 فیصد (سال بسال) اضافہ دیکھا گیا تاہم اب بھی اس کا حصہ کل مالکاری کا 14 فیصد ہی ہے۔ مالکاری کے شراکت پر مبنی طریقے اختیار کرنے میں اسلامی بینکاری اداروں کی ہچکچاہٹ نہ صرف خطرے سے گریز کی طرز فکر کو ظاہر کرتی ہے بلکہ خطرے کے انتظام کا بہتر طریقہ اختیار کرنے کی متقاضی ہے تاکہ معیشت کے پسماندہ اور نظر انداز شعبوں سے بہتر منافع کے ساتھ استفادہ کیا جا سکے۔ مزید برآں اخلاقی خطرے، تجارتی خطرے، معاہدات پر عمل درآمد کے ناقص انتظام، اور ممکنہ قرض گیروں کی بینک کے ساتھ نفع نقصان میں حصے داری پر مبنی معاہدات کرنے میں ہچکچاہٹ جیسے مسائل حل کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اسلامی بینکاری اداروں کی مالکاری میں شراکتی طریقوں کی زیادہ شمولیت کو یقینی بنایا جا سکے۔ اس ضمن میں اسلامی بینکاری صنعت کے لیے حکمت عملی کا منصوبہ (18ء-2014ء) ترغیبات پر مبنی طریقہ کار کی تیاری اور مشارکہ و مضاربہ پر مبنی پالیسی ماحول تیار کرنے کا تصور پیش کرتا ہے۔

[124] بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 5 مورخہ 29 فروری 2016ء۔ اگر ہم اس عامل کو نظر انداز کر دیں تو مالکاری کی نمو بڑھ کر 40 فیصد کے لگ بھگ ہے جو کہ اچھی خاصی نمو ہے۔

جدول 4.2 : قرض کے اسلامی طریقے

	2012ء	2013ء	2014ء	2015ء
	مجموعی مالکاری میں فیصد حصہ			
مرابحہ	39.7	40.6	30.1	24.5
سلم	3.0	4.0	4.5	5.3
استصنا	7.2	5.6	8.3	8.6
مشارکہ	0.8	6.7	11.0	14.0
اجارہ	9.2	7.7	7.7	6.6
کار اجارہ	4.4	4.9	5.3	4.2
پلانٹ / مشینری اجارہ	2.1	1.6	1.5	1.4
آلات اجارہ	2.4	0.5	0.3	0.1
دیگر اجارہ	0.3	0.7	0.6	0.9
تقلیل مشارکہ	35.7	30.8	32.6	31.7
قرض کے دیگر اسلامی طریقے	4.3	4.4	5.6	9.2
مضاربہ	0.2	0.2	0.1	0.0
قرض / قرضِ حسن	0.01	0.01	0.01	0.01
مجموعہ	100.0	100.0	100.0	100.0

ماخذ: شعبہ مالی استحکام، اسٹیٹ بینک

جدول 4.3
شعبہ وار قرضے

	2012ء	2013ء	2014ء	2015ء	نمو
	ارب روپے				فیصد
کارپوریٹ شعبہ:	179.0	236.2	327.0	503.3	53.9
جاری سرمایہ	76.9	94.5	138.8	215.1	54.4
معینہ سرمایہ کاری	89.4	109.3	148.1	228.7	55.0
تجارتی مالکاری	12.6	32.4	40.1	59.5	48.4
ایس ایم ای:	10.1	16.8	15.1	20.8	37.6
معینہ سرمایہ کاری	2.5	5.2	5.4	6.0	9.5
جاری سرمایہ	1.2	2.9	1.3	1.6	57.7
تجارتی مالکاری	6.4	8.6	8.4	13.2	26.3
زراعت	0.2	0.3	1.8	4.3	142.5
صارفی مالکاری:	32.0	38.2	50.5	67.7	33.9
مکاناتی مالکاری	13.5	15.9	19.0	25.0	31.5
اجناسی مالکاری	17.8	31.6	22.7	58.2	157.0
عملے کے قرضے	4.1	5.2	6.8	8.8	28.9
دیگر	0.4	0.8	1.5	13.9	836.8
مجموعہ	243.7	329.1	425.4	677.0	59.1

ماخذ: شعبہ مالی استحکام، اسٹیٹ بینک

کارپوریٹ شعبہ اسلامی بینکاری اداروں کی رقوم سے استفادہ کرنے میں آگے ہے---

اپنے تاریخی رجحان کے عین مطابق اسلامی بینکاری اداروں کی مبنی بر صارف مالکاری کارپوریٹ شعبے پر مرتکز رہی جو 503.3 ارب روپے (مالکاریوں کا 74.4 فیصد) کی مالکاریوں کے ساتھ اسلامی بینکاری اداروں کا سب سے بڑا استفادہ کنندہ ہے۔ اس مالکاری میں سے 215.1 ارب روپے (یا 42.7 فیصد) طویل مدتی سرمایہ کاریوں میں استعمال کیے گئے ہیں، 228.7 ارب روپے (یا 45.4 فیصد) کے فنڈز جاری سرمائے کی ضروریات، اور 59.5 ارب روپے (یا 11.8 فیصد) تجارتی مالکاری میں استعمال کیے گئے ہیں۔ کارپوریٹ شعبے کی مالکاری میں 53.9 فیصد کی (سال بسال) نمو دیکھی گئی (**جدول 4.3**)۔

صارفی شعبے، ایس ایم ای اور زراعت جیسے دیگر شعبوں میں بھی نمایاں نمو دیکھی گئی---

شعبۂ صارف کی مالکاری میں 67.7 ارب روپے (مالکاری کے 10 فیصد) کے ساتھ 33.9 فیصد اضافہ دیکھا گیا۔ مکاناتی مالکاری میں 31.5 فیصد کی (سال بسال) نمو دیکھی گئی۔ 43.3 ارب روپے کی مجموعی مکاناتی مالکاری میں اسلامی بینکاری اداروں کا حصہ 25.0 ارب روپے (57.8 فیصد حصہ) رہا جبکہ روایتی بینکوں کا 18.3 ارب روپے (42.2 فیصد حصہ) رہا۔ اگرچہ ایس ایم ای اور زرعی مالکاری کل مالکاری میں 4 فیصد سے کم حصے پر مشتمل ہے لیکن م س 15ء میں ایس ایم ای میں 37.6 فیصد اور زراعت میں 143 فیصد نمو ہوئی۔ اکتوبر 2014ء میں اسٹیٹ بینک پاکستان کے جاری کردہ ”کے اے پی سروے“ کے نتائج کے مطابق ایس ایم ای اور زراعت اسلامی بینکاری کے لیے نمو کے وسیع امکانات رکھنے والے شعبوں میں شامل ہیں۔[125] زراعت اور اسلامی خرد مالکاری کاروبار (اسلامک مائیکروفنانس بزنس) کے لیے اسٹیٹ بینک پاکستان کی ہدایات اور اسلامی ایس ایم ای مالکاری پر ہینڈ بک پر عمل درآمد کرتے ہوئے اسلامی بینکاری ادارے اپنی اختراعاتی مصنوعات کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں تاکہ زراعت، ایس ایم ای اور خرد مالکاری جیسے معیشت کے پسماندہ شعبوں سے استفادہ کیا جا سکے۔

---

[125] علم، رویہ اور اطلاقیات (*KAP*) سروے
http://www.sbp.org.pk/publications/Kap.htm

اسلامی بینکاری اداروں کی سرمایہ کاری مستقل بڑھ رہی ہے---

م س13ء اور م س 14ء کے دوران منفی نمو کے بعد م س 15ء اسلامی بینکاری اداروں کی سرمایہ کاری کے لیے اچھا ثابت ہوا کیونکہ ان کی نمو بڑھ کر 21.1 فیصد

4.4جدول

مکاناتی مالکاری

	2012ء	2013ء	2014ء	2015ء
	ارب روپے			
اسلامی بینکاری ادارے	13.5	15.9	19.0	25.0
روایتی بینک	26.4	23.0	20.9	18.3
بینکاری صنعت (اسلامی بینکاری ادارے + روایتی بینک)	39.9	38.9	39.9	43.3
	بینکاری صنعت کا فیصد حصہ (اسلامی بینکاری ادارے + روایتی بینک)			
اسلامی بینکاری ادارے	33.9	40.9	47.7	57.8
روایتی بینک	66.1	59.1	52.3	42.2

ماخذ: شعبہ مالی استحکام، اسٹیٹ بینک

ہو گئی (**جدول 4.5**)۔ تاہم یہ اضافہ اس صنعت کی سرمایہ کاریوں کی 29.6 فیصد مجموعی نمو سے اب بھی کم ہے۔ شریعت سے ہم آہنگ سیالیت کے انتظام کے آلات کی مناسب فراہمی میں کمی بھی اوسط سے کم نمو کا اہم سبب ہے۔

م س15ء کے دوران حکومت پاکستان کا اجارہ صکوک اسلامی بینکاری اداروں کے لیے سرمایہ کاری کا اہم ذریعہ رہا، جسے دسمبر 2015ء میں 117.7 ارب روپے کے اجارہ صکوک کے اجرا سے خاصی تقویت حاصل ہوئی جس کے نتیجے میں اسلامی بینکاری اداروں نے وفاقی حکومت کے تمسکات میں 27.9 فیصد کا (سال بسال) اضافہ ظاہر کیا، جو اسلامی بینکاری اداروں کی 71.2 فیصد مجموعی سرمایہ کاری میں شامل ہے۔ دوسری طرف وفاقی حکومت کے تمسکات میں اس صنعت کی سرمایہ کاری اپنے مجموعی سرمایہ کاری جزدان کے 91.9 فیصد پر مشتمل تھی۔

اس مسابقتی حیثیت سے اسلامی بینکاری اداروں کو نظم سیالیت، بالخصوص قلیل مدتی سیالیت کے ضمن میں کچھ نقصان اٹھانا پڑا۔ اسلامی بینکاری اداروں کو قلیل مدتی سیالیت کے انتظام میں سہولت دینے کے لیے اسٹیٹ بینک پاکستان ایس ای سی پی کے اشتراک سے قلیل مدتی صکوک کی تیاری پر کام کر رہا ہے۔

جدول4.5

سرمایہ کاری

	2012ء	2013ء	2014ء	2015ء	نمو
	ارب روپے				فیصد(سال بسال)
وفاقی حکومت کی تمسکات	278.5	266.7	240.5	307.4	27.9
مکمل اداشدہ عام حصص	3.5	4.3	5.4	2.0	125.1
بانڈز/ پی ٹی سی / صکوک سرٹیفکیٹ	33.9	34.0	45.1	56.7	25.8
دیگر سرمایہ کاریاں	79.6	90.9	67.3	62.5	(7.2)
مجموعی سرمایہ کاریاں	395.6	395.9	358.2	438.7	22.5
تموین اور خسارہ / (فاضل)	(1.2)	(1.5)	(1.5)	(6.7)	354.4
سرمایہ کاریاں (خالص)	394.4	394.4	356.7	431.9	21.1

ماخذ: شعبہ مالی استحکام، اسٹیٹ بینک

امانتوں نے، جو اسلامی بینکاری اداروں کی فنڈنگ کا اہم ذریعہ ہیں ، اپنی نمو کی رفتار کو برقرار رکھا ہے---

شکل4.2: امانتوں نے اپنی نمو کی رفتار کو برقرار رکھا ہے

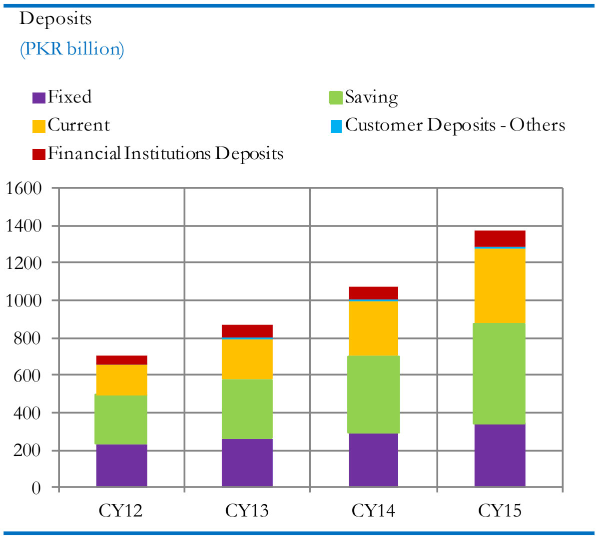

Source: FSD, SBP

اسلامی بینکاری اداروں نے روایتی بینکوں کی امانتوں کی نمو کی 10.5 فیصد شرح سے بڑھ کر اپنی امانتوں کی نمو 28.5 فیصد پر کامیابی سے برقرار رکھی لہٰذا امانتیں ہی

شکل 4.3: اسلامی بینک امانتوں کی نمو میں اسلامی بینکاری برانچوں سے تجاوز کر گئے

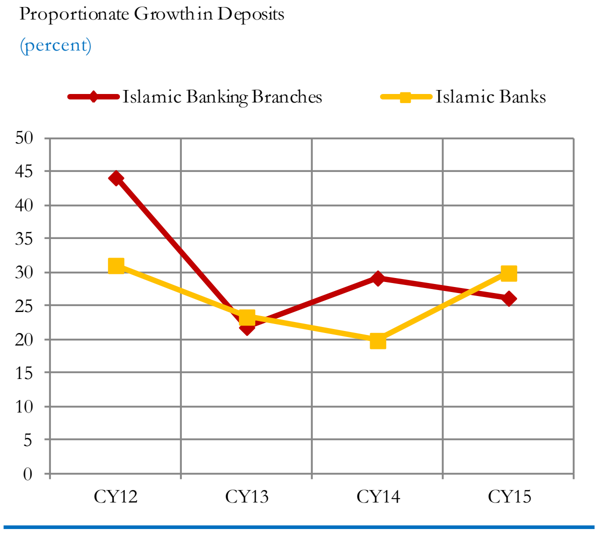

Source: FSD, SBP

فنڈنگ کا اہم ذریعہ ثابت ہوئیں۔ مجموعی امانتوں میں سے صارفین کی 93.4 فیصد

شکل 4.4: خاکہ سیالیت اطمینان بخش رہا

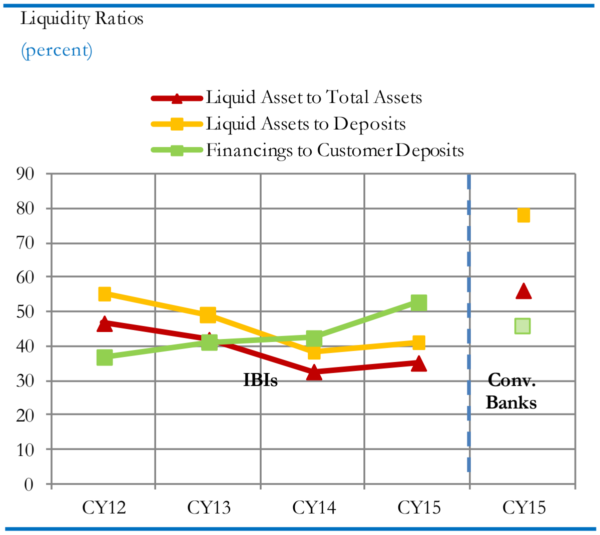

Source: FSD, SBP

امانتوں نے اسلامی بینکاری اثاثوں کی توسیع میں مدد فراہم کی (**شکل 4.2**)۔ بچتیں اور معینہ امانتیں (بالعموم مضاربہ پر مبنی) کل امانتوں کا 63.9 فیصد تھیں جبکہ جاری کھاتے (بالعموم قرض پر مبنی) کل امانتوں کا 29 فیصد رہے۔ م س 15ء میں فی اسلامی بینک امانت کی اوسط 15 ارب روپے بڑھی جبکہ فی روایتی بینک یہ اوسط 29 ارب روپے رہی۔

اسلامی بینکاری اداروں کی امانتوں کے معاملے میں اسلامی بینکوں نے امانتوں کی نمو میں اسلامی بینکاری برانچوں سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا، کیونکہ اسلامی بینکوں کی امانتیں بڑھ کر 29.9 فیصد ہو گئیں جبکہ اسلامی بینکاری برانچوں کی نمو 26.2 فیصد تھی (**شکل 4.3**)۔

اسلامی بینکاری اداروں کا فنڈز پر مبنی خاکۂ سیالیت مناسب رہا---

اسلامی بینکاری اداروں کا خاکۂ سیالیت م س 15ء میں بھی اطمینان بخش رہا۔ سیالیت کے اظہاریے، جیسے امانتوں کے سیال اثاثے اور کل اثاثوں کے سیال اثاثے بالترتیب 41.2 فیصد اور 35.1 فیصد رہے اس طرح ان میں گزشتہ برس کی نسبت معمولی بہتری دیکھی گئی (**شکل 4.4**)۔

مالکاری اور امانتوں کا تناسب 8.7 فیصد اضافے کے ساتھ 46.9 ہے جو بینکاری صنعت کے قرضوں اور امانتوں کے تناسب 46.4 فیصد سے تھوڑا بہتر ہے۔

اثاثہ جاتی معیار مناسب سطح پر رہا---

اثاثہ جاتی معیار کے حوالے سے اسلامی بینکاری اداروں کی کارکردگی خاصی بہتر رہی گو کہ خالص غیر فعال مالکاری بہ نسبت کل مالکاری میں م س 14ء میں 4.7 فیصد اور م س 15ء میں 4.9 فیصد اضافہ دیکھا گیا، تموین کی کوریج کا تناسب م س 14ء میں 83.9 فیصد اور م س 15ء میں 95.6 فیصد بڑھ گیا۔ جس کے نتیجے میں خالص غیر فعال مالکاری بہ نسبت کل مالکاری کا تناسب م س 15ء میں گھٹ کر 0.2 فیصد اور م س 14ء میں 0.8 فیصد ہوگیا؛ جبکہ روایتی بینکوں کی اوسط 2.2 فیصد دیکھی گئی۔ اسی طرح اسلامی بینکاری اداروں کے خالص غیر فعال اثاثے بہ نسبت سرمایہ روایتی بینکوں کی 7.8 فیصد کی اوسط کے برخلاف 1.6 فیصد رہا (**جدول 4.6**)۔ یہ تمام اظہاریے اسلامی بینکوں کے اثاثہ جاتی معیار کے مناسب سطح پر ہونے کی جانب اشارہ کرتے ہیں۔

رسائی میں توسیع کی وجہ سے آمدنی دباؤ کا شکار رہی...

اسلامی بینکاری اداروں کی آمدنی م س 15ء کے دوران کسی قدر معتدل رہیں کیونکہ

جدول4.6

اثاثوں کا معیار

	2012ء	2013ء	2014ء	2015ء	روایتی بینک 2015ء
			فیصد		
غیر فعال مالکاری بہ نسبت مجموعی مالکاری	7.6	5.7	4.7	4.9	12.3
تموین بہ نسبت غیر فعال مالکاری	66.5	74.4	83.9	95.6	84.3
خالص غیر فعال مالکاری بہ نسبت خالص مالکاری	2.7	1.5	0.8	0.2	2.2
خالص غیر فعال مالکاری بہ نسبت سرمایہ	9.8	6.9	3.9	1.4	7.4
خالص غیر فعال اثاثہ جات بہ نسبت سرمایہ	11.1	7.9	4.8	1.6	7.8

ماخذ: شعبہ مالی استحکام، اسٹیٹ بینک

اثاثوں کا منافع (قبل از ٹیکس) م س 15ء میں کم ہو کر 1.2 فیصد ہو گیا جبکہ م س 14ء میں یہ 1.5 فیصد تھا؛ جو کہ روایتی بینکوں کی 2.7 فیصد کی اوسط سے کم تھا۔ اسلامی بینکاری اداروں کی آمدنی میں خالص منافع بخش آمدنی بہ نسبت خام آمدنی کا

شکل4.5: اسلامی بینکاری اداروں کی آمدنیاں معتدل رہیں

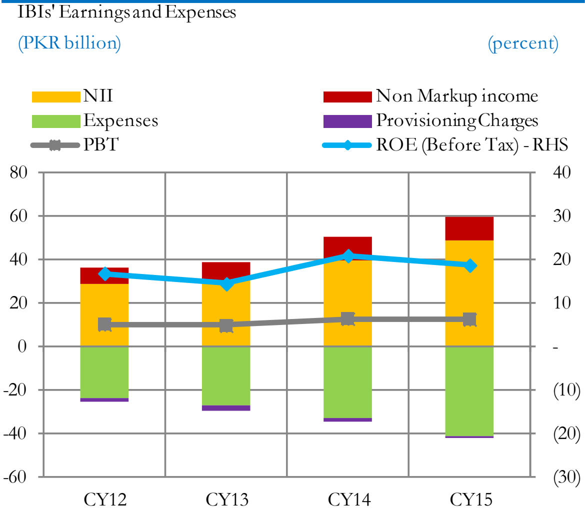

Source: FSD, SBP

اہم حصہ رہا جو کہ 80.9 فیصد تھا؛ جبکہ غیر منافع بخش آمدنی 19.1 فیصد حصے کے ساتھ معمولی اعانت ہی فراہم کر سکی۔ ایکویٹی پر منافع (قبل از ٹیکس) بھی کم ہو کر م س 14ء کے 20.9 فیصد کی نسبت م س 15ء میں 18.7 فیصد رہا جو کہ روایتی صنعت کی 25.8 فیصد کی اوسط سے خاصا کم ہے (**شکل 4.5**)۔ اسلامی بینکاری اداروں کی پست نفع آوری قابل فہم ہے کیونکہ ان کی رسائی سرمایہ کاری کے محدود مواقع تک ہے (مثلاً اجارہ صکوک) جبکہ روایتی بینکوں کی بھرپور سود پر مبنی حکومتی تمسکات (پی آئی بیز اور ٹی بلز) تک رسائی ہے۔

شکل4.6: اسلامی بینکوں کی کفایت سرمایہ کی شرح بہتر رہی

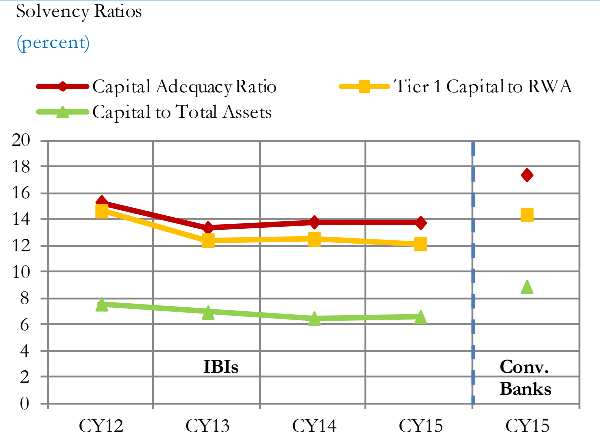

Capital Adequacy Ratio and Tier 1 Capital to RWA ratio are for Islamic Banks only, while Capital to Total Assets include both Islamic Banks and Islamic Banking Branches.

Source: FSD, SBP and BPRD, SBP

آمدنیوں کے اظہاریوں کے معتدل ہونے کی وجہ مالکاری اور امانتوں کی شرح (7.5 فیصد سے 5.2 فیصد) کے مابین پھیلاؤ میں کمی، زرمبادلہ سے ہونے والی آمدنی اور سرمایہ کاریوں سے ملنے والے منافع میں 18.1 فیصد کمی جیسے عوامل کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ برانچ نیٹ ورک میں توسیع کے باعث انتظامی اخراجات میں 24.8 فیصد اضافہ ہوا؛ آپریٹنگ اخراجات بہ نسبت خام آمدنی (م س 14ء کے 66 فیصد سے م س 15ء میں 70 فیصد) بڑھ گئے اس کے ساتھ ساتھ عملے پر اخراجات بہ نسبت آپریٹنگ اخراجات (م س 14ء کے 38.6 فیصد سے م س 15ء میں 40.3 فیصد) بڑھ گئے۔ شرح سود میں کمی کے ماحول نے اسلامی بینکاری اداروں کی نفع آوری کے لیے مزید دشواریاں پیدا کر دی ہیں۔

کفایت سرمایہ بینکاری صنعت کی اوسط سے کم رہی ...

بحیثیت مجموعی اسلامی بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ اپنی 10.25 فیصد کی مطلوبہ سطح سے خاصی بہتر رہی ہے لیکن ان کی یہ شرح 13.8 فیصد کے ساتھ روایتی بینکاری صنعت کی 17.4 فیصد شرح سے خاصی کم تھی۔ کچھ اسلامی بینک اپنے سرمائے کی اساس تیار کرنے کے عمل سے گزر رہے ہیں اس لیے اسلامی بینکوں کی کفایت سرمایہ کے اظہاریے مثلاً سرمایہ بہ نسبت اثاثے اور کل سرمایہ بہ نسبت کل بہ وزن خطرہ اثاثے روایتی بینکاری صنعت کی اوسط سے کم ہیں (**شکل 4.6**)۔

امکانات...

درج بالا سطور سے واضح ہے کہ اسلامی بینکاری کی نمو بہت متاثر کن ہے۔ اگرچہ اس صنعت کو اب بھی کئی چیلنجز کا سامنا ہے۔ اسلامی بینکاری اداروں کو روایتی بینکاری کے خطرات کے ساتھ ساتھ خاص اسلامی بینکاری سے منسلک اضافی خطرات سے بھی نمٹنا پڑتا ہے، جیسے شریعت کی عدم تعمیل کا خطرہ اور منقولہ تجارتی خطرہ (*displaced commercial risk*)۔ اسی طرح اسلامی بینکاری کو تعلیم یافتہ اور عمدہ تربیت کے حامل افراد کی کمی کا سامنا بھی کرنا پڑ رہا ہے۔ مروجہ اسلامی بینکاری نظریے اور اس کے اطلاق کے حوالے سے مطلوبہ صارفین میں شعور کی کمی بھی اسلامی بینکاری صنعت کی پائیدار ترقی میں ایک رکاوٹ ہے۔

اسلامی بینکاری اداروں کو لاحق مختلف مسائل اور دشواریوں سے نمٹنے اور اس صنعت کی تیز رفتار نمو یقینی بنانے کے لیے تمام متعلقہ فریقوں کی اجتماعی کوششیں ضروری ہیں۔ اس حوالے سے اسٹیٹ بینک پاکستان پہلے ہی اسلامی بینکاری صنعت کے لیے ایک جامع دور رس منصوبے (18-2014ء) کا آغاز کر چکا ہے جو اس صنعت کے لیے سمت متعین کرتا ہے اور عملی منصوبوں کے ساتھ ساتھ حکمت عمل بھی فراہم کرتا ہے۔ اس ضمن میں مرکزی دائرے یہ ہیں (*i*) پالیسی کے مطابق ماحول کی تیاری (*ii*) شریعت کا نظم و نسق اور اس کی تعمیل (*iii*) آگاہی اور استعداد بڑھانا اور (*iv*) مارکیٹ کی تشکیل۔

چنانچہ اس دور رس منصوبے کے تحت کئی اقدامات ہو چکے ہیں جبکہ دیگر مزید منصوبے 2018ء تک مکمل ہونے کی توقع ہے:

- اسلامی بینکاری اداروں کے لیے شرعی نظم و نسق پر مبنی لائحہ عمل پر عمل درآمد
- اسلامی بینکاری کے ذیلی اداروں میں کم سے کم سرمائے کی شرائط کو عملاً ممکن بنانا
- اسلامی بینکاری صنعت کی آگاہی میں اضافہ اور استعداد بڑھانے کے منصوبے
- اسلامی مالی تعلیم کے شعبے میں مراکزِ فضیلت کا قیام
- اسلامی بینکاری کے فروغ کے لیے اسٹیئرنگ کمیٹی کا قیام

ضوابطی ماحول کی فراہمی اور حکومتی اعانت کے تناظر میں اسلامی بینکاری اداروں کو اپنی انفرادی استعداد کے ساتھ ساتھ ایک صنعت کے طور پر بھی پاکستان میں اسلامی بینکاری صنعت کی آئندہ ترقی میں اپنا فعال کردار ادا کرنا چاہیے۔